حصۂ چہارم

Part IV

باب 12

Chapter XII

متعلقاتی قدرِ زائد کا نظریہ

The concept of Relative Surplus Value

ترجمہ: امتیاز حسین، ابن حسن

دیہاڑی کا وہ حصہ جس میں محض اس قدر کا مساوی القدر پیدا کیا جاتا ہے جس کی ادائیگی سرمایہ دار اس کی قوتِ محن کو کرتا ہے، اسے اب تک بقا پذیر مقدار کی حیثیت میں دیکھا گیا ہے؛ اور ایسا مخصوص پیداواری حالات اور سماج کی معاشی ترقی کی مخصوص سطح پر ہوتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ مزدور اپنے لازمی عرصۂ محن سے بڑھ کر 2، 3، 4، 6... گھنٹے تک کام کر سکتا ہے۔ قدرِ زائد کی شرح اور دیہاڑی کی طوالت کا دارومدار اس بڑھاوے کے حجم پر تھا۔ اگرچہ لازمی عرصۂ محن متعین تھا، لیکن ہم نے دوسری طرف دیکھا کہ مجموعی طور پر دیہاڑی تغیر پذیر تھی۔ اب فرض کریں کہ ہمارے پاس ایک ایسی دیہاڑی ہے جس کی طوالت اور محنِ لازم اور محنِ زائد میں جس کی تقسیم متعین ہے۔ فرض کرتے ہیں کہ مثلاً پورا خط a c یعنی a___b_c ایک 12 گھنٹے کی دہاڑی کو بیان کرتا ہے۔ مثال کے طور پر 10 گھنٹے کی ایک دیہاڑی میں a b کا حصہ 10 گھنٹے کے محنِ لازم کو، اور b c کا حصہ 2 گھنٹے کے محنِ زائد کو بیان کرتا ہے۔ اب قدرِ زائد کی پیداوار کس طرح بڑھ سکتی ہے، دوسرے لفظوں میں a c میں ہر قسم کے ردوبدل یا اضافے سے قطع نظر محنِ زائد میں کس طرح توسیع کی جا سکتی ہے؟

اگرچہ a c کی طوالت طے شدہ ہے، لیکن b c کی طوالت میں اضافہ ممکن نظر آتا ہے۔ اس کے نقطۂ منتہا c _جو دیہاڑی a c کا اختتام بھی ہے_ سے متجاوز ہوتے ہوئے نہ سہی، دیگر تمام مواقع پر اس کو اپنے نقطۂ b کو a کی سمت میں دھکیلتے ہوئے۔ فرض کریں کہ خط a b' b c میں خط b'_b، خط b c کے نصف کے برابر ہے۔

a___b'_b__c

یا ایک گھنٹے کے وقتِ محن تک۔ اگر اب a c میں، جو کہ 12 گھنٹے کی پوری دیہاڑی ہے، ہم نقطہ b کو b' کی طرف کھسکا دیں تو b c تبدیل ہو کر b' c بن جائے گا مطلب یہ کہ محنِ زائد میں آدھے برابر اضافہ ہوا ہے، یعنی یہ 2 گھنٹے سے 3 گھنٹے ہو گیا ہے حالانکہ دیہاڑی وہی 12 گھنٹے ہی کی ہے۔ صاف بات ہے کہ زائد وقتِ محن کی b c سے b' c، یعنی 2 سے 3 گھنٹے میں یہ بڑھت لازمی عرصۂ محن a b کی a b' یعنی 10 سے 9 گھنٹے تک میں کمی کے بغیر ممکن نہیں۔ محنِ زائد میں آنے والا پھیلاؤ محنِ لازم میں کمی کے مطابق ہو گا؛ یا عرصۂ محن کا وہ حصہ جو دراصل اس سے پہلے خود مزدور کے فائدے کے لئے استعمال ہوتا تھا اب اُسے سرمایہ دار کے لئے مفید وقت کے حصے میں بدل دیا جائے گا۔ چنانچہ دیہاڑی کی طوالت میں تبدیلی نہیں آئے گی بلکہ لازمی عرصۂ محن اور زائد عرصۂ محن میں اس کی تقسیم میں فرق پڑے گا۔

دوسری طرف یہ بات بھی واضح ہے کہ اگر دیہاڑی کی طوالت اور قوتِ محن کی قدر متعین ہوں تو محنِ زائد کا دورانیہ طے شدہ ہوتا ہے۔ قوتِ محن کی قدر، مطلب یہ کہ وہ عرصۂ محن جو قوتِ محن کی تخلیق کے لئے درکار ہے اُس قدر کی پیداوار کے لئے درکار عرصۂ محن کو متعین کرتا ہے۔ اگر محن کا ایک گھنٹہ 6 پینس میں مجسم ہو، اور ایک دن کی قوتِ محن کی قدر 5 شلنگ ہو تو مزدور کو اس قدر کے مساوی پیدا کرنے کے لئے، یا پھر اپنے روزانہ کے ضروری ذرائع بقا کا مساوی القوت پیدا کرنے کے لئے 10 گھنٹے کام کرنا ہو گا جس کی سرمایہ دار نے اُسے ادائیگی کی ہے۔ اگر ان ذرائع بقا کی قدر متعین ہو تو اس کی قوتِ محن کی قدر بھی طے شدہ ہو گی[1]۔ اور اگر اس کی قوتِ محن کی قدر متعین ہو تو اس کے لازمی عرصۂ محن کا دورانیہ بھی طے شدہ ہو گا۔ چنانچہ محنِ زائد کے دورانیے کو کُل دیہاڑی سے محنِ لازم کا دورانیہ منہا کرتے ہوئے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ بارہ گھنٹوں سے دس منہا کر دیں تو دو بچ جائیں گے؛ اور یہ دیکھنا آسان نہیں کہ مخصوص حالات میں محنِ زائد کو دو گھنٹوں سے زیادہ کیسے طویل کیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ سرمایہ دار مزدور کو 5 شلنگ دینے کے بجائے 4 شلنگ اور 6 پینس یا اس سے بھی کم ادا کر سکتا ہے کیونکہ اس 4 شلنگ اور 6 پینس کی قدر کی پیداوار کے لئے 9 گھنٹے کا عرصۂ محن ہی کافی ہو گا، نتیجتاً دو کی بجائے تین گھنٹے کا محنِ زائد سرمایہ دار کے کھاتے میں جائے گا اور قدر زائد ایک شلنگ سے بڑھ کر اٹھارہ پینس ہو جائے گی۔ یہ نتیجہ محض اس شکل میں حاصل کیا جا سکتا ہے کہ مزدور کی اُجرت کو اس کی قوتِ محن کی قدر سے کم کر دیا جائے۔ 4 شلنگ 6 پینس کی اُس رقم کے ساتھ جو وہ 9 گھنٹے میں پیدا کرتا ہے، اب پہلے کی نسبت وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کا نواں حصہ کم حاصل کر سکے گا چنانچہ اس کی قوتِ محن کی معقول بحالی ہتھیا لی جائے گی۔ اس مسئلے میں محنِ زائد کو محض اس کی معمول کی حد سے متجاوز کرتے ہوئے طول دیا گیا ہے۔ اس کے دائرۂ کار میں اضافہ ضروری عرصۂ محن کے ایک حصے کو غصب کرنے ہی سے ممکن ہے۔ اس اہم کردار کے باوجود جو یہ طریقۂ کار عملاً ادا کرتا ہے ہم اس مقام پر اپنے اُس مفروضے کی وجہ سے اسے

نظرانداز کر دیں گے کہ قوتِ محنت سمیت تمام اشیاء اپنی پوری قدر پر خریدی اور بیچی جاتی ہیں۔ جب یہ بات طے ہو گئی تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قوتِ محنت کی پیداوار یا اس کی تخلیقِ نو کے لئے درکار ضروری عرصۂ محنت یا مزدور کی اُجرت کو اس کی قوتِ محنت کی قدر سے کم کرتے ہوئے نہیں بلکہ خود قدر میں کمی کرتے ہوئے ہی گھٹایا جا سکتا ہے۔ اگر دیہاڑی کی طوالت متعین ہو تو لازمی بات ہے کہ محنِ زائد کو ضروری عرصۂ محنت کی تخفیف ہی سے طول دیا جا سکتا ہے؛ ضروری عرصۂ محنت سے محنِ زائد جنم نہیں لے سکتا۔ ہمارے زیرِ غور مثال میں قوتِ محنت کی قدر میں دسویں حصے تک کمی آنا ضروری ہے تاکہ ضروری عرصۂ محنت کا دسواں حصہ گھٹایا جا سکے، مطلب یہ کہ دس سے کم کر کے نو گھنٹے اور یہ اس لئے کہ محنِ لازم کو دو سے تین گھنٹے تک لمبا کھینچ جا سکے۔

تاہم قوتِ محنت کی ایسی تبدیلی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ضروریاتِ زندگی جو ماقبل دس گھنٹے میں پیدا کی جا سکتی تھیں اب نو گھنٹے میں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ محنت کی افزودگی میں اضافے کے بغیر ناممکن ہے۔ مثلاً فرض کریں ایک موچی چند مخصوص اوزاروں کے ساتھ 12 گھنٹے کے ایک دن میں جوتے کا ایک جوڑا تیار کرتا ہے۔ اگر اُسے اِتنے ہی وقت میں جوتے کے دو جوڑے بنانے پڑیں تو لازم ہے کہ اس کے محنت کی افزودگی دو چند ہو جائے۔ اور ایسا اُس کے اوزاروں، یا اُس کے کام کرنے کے طریقوں یا دونوں میں تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں۔ پس پیداواری حالات یعنی اس کی طبعِ پیداوار اور خود عملِ محنت میں انقلاب کا آنا ضروری ہے۔ لیکن محنت کی افزودگی میں اضافے سے ہماری مراد عموماً عملِ محنت میں ایسی تبدیلی ہوتا ہے جو ایک شے کی پیداوار کے لئے درکار سماجی طور پر ضروری عرصۂ محنت میں کمی کر دے اور محنت کی ایک مخصوص مقدار کو ایک ایسی قوت دے جو قدرِ صرف کی زیادہ مقدار پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہو[2]۔ اب تک قدرِ صرف کی بات کرتے ہوئے جو دیہاڑی کی سیدھی سادی بڑھت سے پیدا ہوتی ہے، ہم طبعِ پیداوار کو طے شدہ اور بے بدل تصور کر چکے ہیں۔ لیکن جب محنِ لازم کو محنِ زائد میں بدلتے ہوئے قدرِ زائد حاصل کرنا مقصود ہو تو یہ بات کسی صورت بھی سرمائے کے لئے مفید نہ ہوگی کہ عملِ محنت کو اُسی شکل میں قبول کر لے جس میں یہ تاریخی طور پر موجود تھی، اور پھر محض اس عمل کے دورانیے میں اضافہ کرتا رہے۔ اس عمل کی تکنیکی اور سماجی صورتِ احوال اور نتیجتاً طبعِ پیداوار ہی میں انقلاب بپا ہونا چاہئے اس سے پہلے کہ محنت کی افزودگی میں اضافہ حاصل کیا جا سکتا ہو۔ محض اُن ذرائع ہی سے قوتِ محنت کی قدر کی تخفیف ممکن ہو سکتی ہے، اور اس قدر کی تخلیقِ نو کے لئے درکار دیہاڑی کے حصے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

دیہاڑی کو طویل کھینچتے ہوئے پیدا ہونے والے قدرِ زائد کو میں **مطلق قدرِ زائد** کہتا ہوں۔ جبکہ لازمی عرصۂ محنت کی تخفیف اور دیہاڑی کے دو اجزاء کی طوالتوں میں آنے والی باہمی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہونے والی قدرِ زائد کو میں **متعلقاتی قدرِ زائد** کا نام دیتا ہوں۔

اگر قوتِ محن کی قدر میں کمی کرنا مقصود ہو تو صنعت کی اُن شاخوں میں محن کی افزودگی لاگو کرنا پڑے گی جن کی مصنوعات قوتِ محن کی قدر متعین کرتی ہیں، اور نتیجتاً چاہے ان کا تعلق روایتی ذرائع خورد ونوش سے ہو یا وہ ان ذرائع خورد ونوش کے لئے جگہ فراہم کرسکتی ہوں۔ لیکن ایک شے کی قدر کی تعیین نہ صرف اس مقدارِ محن سے ہوتی ہے جو مزدور اس شے میں براہِ راست شامل کرتا ہے بلکہ اس محن سے بھی جو ذرائع پیداوار میں پہلے سے موجود ہے۔ مثال کے طور پر جوتے کے ایک جوڑے کی قدر کا انحصار نہ صرف موچی کے محن پر ہے بلکہ چمڑہ، موم اور دھاگے وغیرہ کی قدر پر بھی ہے۔ پس قوتِ محن کی قدر میں کسی قسم کی کمی محن کی افزودگی میں اضافے اور اسی لحاظ سے اُن صنعتوں کی اشیاء کی قیمتوں میں نسبتی کمی ہی سے ممکن بنائی جاتی ہے، جو آلاتِ محن اور خام مواد فراہم کرتی ہیں، یعنی جو ضروریاتِ زندگی پیدا کرنے والے بقا پذیر سرمائے کے لئے مادہ عوامل مہیا کرتے ہیں۔ لیکن صنعت کی اُن شاخوں میں محن کی افزودگی میں اضافہ جو نہ تو ضروریاتِ زندگی مہیا کرتی ہیں اور نہ ایسی ضروریات کے لئے ذرائع پیداوار ہی مہیا کرتی ہیں، قوتِ محن کی قدر پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوتا۔

شے کی قیمت میں کمی یقیناً قوتِ محن کی قدر میں محض ضمنی کمی کا باعث بنتی ہے ایک ایسی کمی جو قوتِ محن کی تخلیقِ نو میں اُس شے کے استعمال کی سطح کی نسبت سے آتی ہے۔ مثال کے طور پر قمیص شلوار ذرائع بقا کا ضروری عنصر ہے مگر یہ دیگر کئی میں سے ایک ہے۔ چنانچہ ضروریاتِ زندگی کی کُلیت مختلف اشیاء پر مشتمل ہے اور ان میں سے ہر شے ایک الگ صنعت کی پیداوار ہے۔ ان تمام میں سے ہر شے کی قدر قوتِ محن کی قدر میں ایک جزو کے بطور شامل ہوتی ہے۔ یہ آخر لذکر قدر اس کی تخلیقِ نو کے لئے درکار ضروری عرصۂ محن میں کمی کی وجہ سے گھٹتی ہے۔ یہ مجموعی کمی مختلف اور علیحدہ صنعتوں میں عرصہ محن میں کی جانی والی میں مختلف کمیوں کا مجموعہ ہے۔ یہاں اس عمومی نتیجے کو یوں لیا گیا ہے گویا کہ یہ وہ فوری نتیجہ ہے جسے ہر ایک صورت میں بلا واسطہ مقصد کے بطور رکھا جاتا ہے۔ مثلاً جب ہر انفرادی سرمایہ دار محن کی افزودگی میں اضافہ کرتے ہوئے قمیص شلوار کے نرخ کم کرتا ہے تو اس کا مقصد کسی طور پر بھی قوتِ محن کی قدر اور ساتھ ساتھ ضروری عرصۂ محن میں کمی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تو صرف اتنا ہے کہ وہ بہرحال اس نتیجے کی طرف حصہ ڈالتا ہے، یعنی وہ صرف قدرِ زائد کی عمومی شرح میں اضافے میں مددگار رہتا ہے3۔ سرمائے کے عمومی اور لازمی رجحانات کی تعیین کو ان کے ظہور کی ہئیتوں سے ممیّز کیا جانا چاہیے۔

یہاں اُن طریقوں پر بحث کرنا ہمارا مقصد نہیں جن کے تحت سرمایہ دارانہ پیداوار میں چھپے قوانین اپنا اظہار سرمائے کے فردی موادوں کی حرکت میں کرتے ہیں، جہاں وہ مقابلے کے سخت ترین قوانین میں اپنا اظہار پاتے ہیں اور ایک انفرادی سرمایہ دار کے ذہنی شعور میں اس طرح آتے ہیں جیسے وہ اس کی کاوشوں کے مقاصد ہیں۔ لیکن صاف بات ہے کہ مقابلے کا سائنسی تجزیہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم سرمائے کی داخلی نوعیت سے آگاہی

حاصل نہیں کر پاتے، بالکل اسی طرح جیسے اجرامِ فلکی کی ظاہری گردش سے صرف وہی آگاہی حاصل کر سکے گا جو ان کی حرکت کی نوعیت سے باخبر ہوگا ایسی حرکات جنہیں حسیات کی مدد سے براہِ راست جاننا ممکن نہیں۔ تاہم متعلقاتی قدرِ زائد کی بہتر تفہیم کے سلسلے میں ہم مندرجہ ذیل آراء کا اضافہ کر سکتے ہیں، جس میں ہم صرف اُس نتیجے ہی کو فرض کریں گے جو ماقبل اخذ کیا جا چکا ہے۔

اگر ایک گھنٹے کا محن 6 پینس میں مجتمع ہو تو 12 گھنٹے کی ایک دیہاڑی میں 6 شلنگ کے مساوی قدر پیدا ہو گی۔ فرض کریں کہ محن کی افزودگی کی حالیہ صورت میں ان 12 گھنٹوں کے دوران 12 چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ ہر چیز کی تیاری میں استعمال ہونے والے ذرائع پیداوار کی قدر کو 6 پینس تصور کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں ہر چیز پر 12 شلنگ لاگت آئے گی، جن میں 6 پینس ذرائع پیداوار کی قدر کے اور 6 پینس ان ذرائع پیداوار سے عمل کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی سرمایہ دار محن کی افزودگی کو دو چند کرنے کا اہتمام کرتا ہے اور 12 گھنٹے کی ایک دیہاڑی میں 12 کے بجائے 24 چیزیں پیدا کرتا ہے۔ اگر ذرائع پیداوار کی قدر یکساں رہے تو ہر چیز کی قدر کم ہو کر 9 پینس رہ جائے گی، جن میں 6 پینس ذرائع پیداوار کی قدر اور 3 پینس محن کی نئی پیدا ہونے والی قدر کے ہوں گے۔ اگرچہ محن کی افزودگی دو چند ہو چکی ہے، ایک دن کا محن پہلے کی طرح اب بھی صرف اور صرف 6 شلنگ کی قدر ہی پیدا کر رہا ہے اور کچھ نہیں۔ تاہم اب یہ قدر پہلے کی نسبت دوگنی چیزوں تک پھیل چکی ہے۔ اب ہر چیز میں اس قدر کے $\frac{1}{12}$ ویں حصے کے بجائے $\frac{1}{24}$ واں مجتسم ہے یعنی 6 پینس کے بجائے 3 پینس، یا پھر یوں کہہ لیں کہ پورے ایک گھنٹے کے عرصۂ محن کے بجائے صرف آدھے گھنٹے کا عرصۂ محن ذرائع پیداوار میں اُس وقت نیا شامل کیا جا رہا ہے جب ان کی نئی چیزیں بن رہی ہیں۔ اب ان سب چیزوں میں سے ہر ایک کی انفرادی قدر اُن کی سماجی قدر سے کم ہے۔ دوسرے لفظوں میں اوسط سماجی حالات میں پیدا ہونے والی ہزارہا چیزوں کی بہ نسبت ان پر کم عرصۂ محن استعمال ہوا ہے۔ ہر چیز پر اوسطاً ایک شلنگ خرچ ہوا ہے اور وہ 2 گھنٹے کا سماجی محن بیان کر رہی ہے۔ لیکن بدلے ہوئے اندازِ پیداوار میں اس پر صرف 9 پینس خرچ ہوئے ہیں، یا اس میں صرف $1\frac{1}{2}$ گھنٹے کا محن شامل ہے۔ تاہم ایک شے کی اصل قدر اس کی سماجی قدر ہوتی ہے نہ کہ انفرادی قدر۔ کہنے کا مطلب یہ کہ اصل قدر کی پیمائش اُس عرصۂ محن سے ممکن نہیں ہوتی جتنا ہر چیز کے سلسلے میں ایک پیداکار کا خرچ آتا ہے، بلکہ اس کی پیداوار کے لئے درکار سماجی طور پر ضروری عرصۂ محن ہی سے اسے جانا جا سکتا ہے۔ اس لئے اگر جو سرمایہ دار ایک نیا طریقہ اختراع کرتا ہے وہ ایسی اشیاء کو اُن کی سماجی قدر یعنی 1 شلنگ پر ہی فروخت کرتا ہے۔ وہ اس شے کو اُس کی انفرادی قدر سے 3 شلنگ مہنگا بیچتا ہے پس 3 شلنگ کی اضافی قدرِ زائد حاصل کر لیتا ہے۔ دوسری طرف 12 گھنٹے کی دیہاڑی کی

نمائندگی اب 12 چیزوں کے بجائے 24 چیزیں کررہی ہیں۔ پس ایک دیہاڑی کی پیداوار سے چھٹکارا پانے کے لئے طلب کو پہلے کی نسبت دُگنا کرنا ہوگا یعنی منڈی کی وسعت دوچند ہونی چاہیے۔ اگر دوسری چیزیں یکساں رہیں تو اس کی اشیاء محض اس وقت منڈی میں توسیع لاسکیں گی جب ان کی قیمتیں کم کی جائیں گی۔ چنانچہ وہ ان [اشیاء] کو انفرادی قدر سے زیادہ مگر سماجی قدر سے کم پر بیچے گا، فرض کرلیں کہ یہ 10 پینس فی کس کے حساب سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اب بھی ہر شے سے ایک پینس کے مساوی قدرِ زائد حاصل کررہا ہے۔ قدرِ زائد کی اس بڑھت کو وہ اپنی جیب میں ڈال لیتا ہے۔ چاہے اس کی اشیاء اُن ضروری ذرائع بقا کا حصہ بنیں یا نہ بنیں جو قوتِ محن کی عمومی قدر متعین کرنے میں حصہ دار بنتے ہیں۔ پس اس آخرالذکر صورتِ حال سے آزاد رہ کر ہر انفرادی سرمایہ دار کے پاس محن کی افزودگی میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی اشیا سستا کرنے کا محرک موجود رہتا ہے۔

تاہم، حتیٰ کہ اس معاملے میں بھی قدرِ زائد کی بڑھائی گئی پیداوار ضروری عرصۂ محن کی تخفیف اور اس سے وابستہ محنِ زائد کی بڑھت ہی سے پیدا ہوتی ہے[4]۔ فرض کریں کہ محنِ لازم 10 گھنٹے پر مشتمل ہے اور ایک دن کی قوتِ محن کی قدر 5 شلنگ، زائد عرصۂ محن 2 گھنٹے اور روزانہ کی قدرِ زائد 1 شلنگ ہے۔ لیکن اب سرکایہ دار 24 چیزیں پیدا کرتا ہے جنہیں وہ 10 پینس فی عدد کے حساب سے فروخت کرتا ہے جس سے وہ مجموعی طور پر 20 شلنگ حاصل کرلیتا ہے۔ جبکہ ذرائع پیداوار کی قدر 12 شلنگ ہے، اب ان چیزوں کا $14\frac{2}{5}$ حصہ لگائے جانے والے بقا پذیر سرمائے ہی کو بحال کرتا ہے۔ 12 گھنٹے کی دیہاڑی کا محن باقی ماندہ $9\frac{3}{5}$ چیزوں میں اظہار پاتا ہے۔ چونکہ قوتِ محن کی قیمت 5 شلنگ ہے اور 6 چیزیں ضروری عرصۂ محن کو بیان کرتی ہیں، اور $3\frac{3}{5}$ چیزیں محنِ زائد کو۔ اوسط سماجی حالات میں محنِ لازم کا محنِ زائد کے ساتھ جو 5:1 کا تناسب تھا اب وہ 5:3 کا ہو چکا ہے۔ درج ذیل انداز میں بھی یہی نتیجہ حاصل ہوگا۔ 12 گھنٹے کی مصنوعات کی قدر 20 شلنگ ہے۔ اس رقم میں سے 12 شلنگ ذرائع پیداوار کے ہیں_ ایک ایسی قدر جس کی محض بازتشکیل ہورہی ہے۔ باقی 8 شلنگ بچ رہتے ہیں، اور یہ رقم دیہاڑی کے دوران نئی پیدا ہونے والی قدر کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ رقم اُس سے بڑی ہے جس میں اسی نوع کا اوسط سماجی محن اظہار پاتا ہے: آخرلذکر محن کے 12 گھنٹے اب محض 6 شلنگ میں اظہار پارہے ہیں۔ غیر معمولی طور پر ہنر یافتہ محن اس وقت شدید تر محن کے انداز میں کام کرتا ہے۔ یہ کام کے مساوی وقفوں میں اسی نوع کے اوسط سماجی محن کی بہ نسبت زیادہ چیزیں پیدا کرتا ہے۔ (دیکھئے باب 1 فصل دوم) لیکن ہمارا سرمایہ دار پہلے کی طرح اب بھی ایک دیہاڑی کی قوتِ محن کے 5 شلنگ ہی ادا کررہا ہے۔ پس اس قدر کو پیدا کرنے کے لئے اب مزدور صرف $7\frac{1}{2}$ گھنٹے کام کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے محنِ زائد میں اب $2\frac{1}{2}$ گھنٹے کا اضافہ ہو چکا ہے، اور وہ جو

قدرِزائد پیدا کرتا ہے اب وہ 1 شلنگ سے بڑھ کر 3 شلنگ ہوچکی ہے۔ پس جو سرمایہ دار ترقی یافتہ پیداواری طریقہ استعمال کرتا ہے وہ اسی شعبے سے متعلقہ دوسرے سرمایہ دار کی نسبت محنِ زائد کی مد میں دیہاڑی کا زیادہ حصہ حاصل کرلیتا ہے۔ جو کام دوسرے سرمایہ دار متعلقاتی قدرِزائد پیدا کرنے کے سلسلے میں اجتماعی طور پر کرتے ہیں، وہ انفرادی طور رپر کررہا ہے۔ تاہم دوسری طرف یہ اضافی قدرِزائد اس وقت ہوا ہو جائے گی جیسے ہی پیداوار کا نیا طریقہ عام ہو جاتا ہے اور نتیجتاً ارزاں شدہ چیز کی انفرادی قدر اور اس کی سماجی قدر میں آنے والا فرق بھی ختم ہو جائے گا۔ عرصۂ محن کے ذریعے قدر کی تعیین کا اصول_ ایک ایسا اصول جو پیداوار کے نئے طریقے استعمال کرنے والے انفرادی سرمایہ دار کو اپنے تابع کرلیتا ہے اور اسے اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے سامان کو اس کی سماجی قدر سے کم پر فروخت کرے، یہی قانون مقابلے کے ناگزیر قانون کے بطور کام کرتے ہوئے اس کے مقابلے میں آنے والے حریفوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ پیداوار کا نیا طریقہ اختیار کریں [5]۔ چنانچہ قدرِزائد کی عمومی شرح اس پورے عمل سے صرف اس وقت متاثر ہوتی ہے جب محن کی افزودگی میں اضافہ پیداوار کی اُن شاخوں پر لاگو آجائے جو ذرائع بقا سے جُڑی ہوئی ہیں اور اُن اشیاء کو سستا کرتی ہیں جو ان ذرائع بقا کا حصہ ہیں، اور اسی لیے قوتِ محن کی قدر کے عناصر ہیں۔

اشیاء کی قدر محن کی افزودگی سے معکوس تناسب میں ہوتی ہے۔ اس طرح سے قوتِ محن کی قدر بھی کیونکہ اس کا دارومدار اشیاء کی قدر پر ہے۔ اس کے برعکس، متعلقاتی قدرِزائد اس افزودگی سے براہِ راست تناسب میں ہوتی ہے۔ یہ افزودگی میں کمی کی وجہ سے گھٹتی ہے اور اضافے سے بڑھتی ہے۔ روپے کی قدر کو مستقل تصور کرتے ہوئے 12 گھنٹے کی اوسط سماجی دیہاڑی میں ہمیشہ 6 شلنگ کی ایک جیسی نئی قدر ہی پیدا ہوگی۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کہ اس رقم کی قدرِزائد اور مزدوری میں کیسی تقسیم ہے۔ لیکن اگر بڑھی ہوئی افزودگی کے نتیجے میں ضروریاتِ زندگی کی قدر کم ہو جائے اور اس وجہ سے ایک دن کی قوتِ محن کی قدر 5 شلنگ سے گھٹ کر 3 شلنگ رہ جائے تو قدرِزائد 1 شلنگ سے بڑھ کر 3 شلنگ ہو جائے گی۔ اس سے پہلے قوتِ محن کی قدر کی تخلیقِ نو کے لئے 10 گھنٹے درکار تھے لیکن اب صرف 6 گھنٹوں کی ضرورت ہے۔ 4 گھنٹے آزاد ہو چکے ہیں، اور اُنہیں محنِ زائد کی نذر کیا جا سکتا ہے۔ سرمائے میں ایک ایسا میلان اور مسلسل رجحان بکثرت پایا جاتا ہے جس سے محن کی افزودگی میں اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ اشیاء کی قیمتیں کم کی جاسکیں اور قیمتوں کی ایسی کمی سے خود مزدور کو سستا کیا جا سکے۔ [6]

ایک شے کی قدر خود اپنے اندر سرمایہ دار کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتی، اور جس چیز کے ساتھ اُسے مطلب ہے وہ اس کے اندر پائی جانے والی قدرِزائد ہے جس کا حصول بیچ کر ممکن ہے۔ قدرِزائد کے حصول کے ساتھ لگائی جانے والی قدر کا حصول بھی لازم و ملزوم ہے۔ اب اگرچہ متعلقاتی قدرِزائد میں محن کی افزودگی میں ترقی کے تناسب

سے براہِ راست اضافہ ہوتا ہے، لیکن دوسری طرف اشیاء کی قدر میں تو اسی تناسب سے کمی آتی ہے۔ اب چونکہ ایک ہی عمل سے اشیاء سستی بھی ہوتی ہیں اور ان میں پائی جانے والی قدرِ زائد میں اضافہ بھی ہوتا ہے، اس لئے ہمارے پاس اس پہیلی کا حل نکل آتا ہے کہ: سرمایہ دار جس کی تنہا مرضی و منشا قدرِ مبادلہ کی پیداوار ہے کیا وجہ ہے کہ اشیاء کی قدرِ مبادلہ میں کمی کی کوشش جاری رکھتا ہے؟ ایک ایسا سوال جس سے (سیاسی معاشیات کے بانیوں میں سے ایک) Quesney نے اپنے مخالفین کو تنگ کئے رکھا اور جس کا اُن کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

وہ کہتا ہے: ''آپ تسلیم کرتے ہیں کہ صنعتی چیزوں کی تیاری کے سلسلے میں جتنے زیادہ خرچے اور محن کے اخراجات کو پیداوار میں کمی بیشی کئے بغیر گھٹایا جا سکتا ہے؛ اتنا ہی یہ پیداوار مفید ہے کیونکہ یہ تیار ہونے والی چیز کی قیمت میں کمی کر دیتی ہے۔ اور اس کے باوجود آپ یقین رکھتے ہیں کہ دولت کی پیداوار، جو مزدوروں کے محن سے برآمد ہوتی ہے، اُن کی مصنوعات کی قدرِ مبادلہ میں اضافے پر منحصر ہے۔''7

اس لئے دیہاڑی کی تخفیف کسی طرح بھی سرمایہ دارانہ پیداوار کا مقصد نہیں ہوتا، جبکہ محن کو اس کی افزودگی بڑھاتے ہوئے سستا کیا جائے8۔ مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ اُس عرصۂ محن کی تخفیف کی جائے جو اشیاء کی ایک مخصوص مقدار کی پیداوار کے لئے ضروری ہے۔ یہ حقیقت کہ جب محن کی افزودگی میں اضافہ کر دیا جائے تو مزدور فرضاً پہلے کی نسبت سے دس گُنا زیادہ اشیاء پیدا کرتا ہے، چنانچہ ہر شے پر عرصۂ محن کا دسواں حصہ استعمال کرتا ہے۔ یہ چیز اُسے پہلے کی مانند 12 گھنٹے تک کام کرنے سے کسی طرح بھی نہیں روکتی اور نہ اُسے 120 کے بجائے 1,200 چیزیں پیدا کرنے ہی سے روکتی ہے۔ بالکل نہیں، مزید یہ کہ اُس کی دیہاڑی میں ساتھ ساتھ اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے تاکہ اس سے 14 گھنٹے میں 1,400 چیزیں تیار کروائی جا سکیں۔ MacCulloch، Ure، اور Senior اور اسی طرح کے کئی دیگر ماہرینِ معاشیات کے ناموں سے چھپنے والے جرائد میں ہم ایک صفحے پر پڑھتے ہیں کہ مزدور ایک لحاظ سے سرمائے کا احسان مند ہے کہ اُس [سرمائے] نے اُس کی افزودگی میں اضافہ کیا ہے کیونکہ ضروری عرصۂ محن کی کمی کر دی گئی ہے۔ اور اگلے ہی صفحے پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ مستقبل میں 10 گھنٹے کے بجائے 15 گھنٹے کام کر کے اس احسان مندی کا ثبوت دینا ہوگا۔ سرمایہ دارانہ پیداوار کی حدود کے اندر رہتے ہوئے محن کی افزودگی کی ساری کی ساری ترقی کا مقصد دیہاڑی کے اُس حصے کی تخفیف ہے جس کے دوران مزدور کو اپنے بھلے کے لئے کام کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کی تخفیف کا مقصد یہ ہے کہ دیہاڑی کے دوسرے حصے میں اضافہ کیا جائے جس دوران وہ سرمایہ دار کے لئے بلا معاوضہ کام کرنے پر بخوشی رضامند ہو۔ اشیاء کو سستا کئے بغیر یہ نتیجہ کہاں تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔ متعلقاتی قدرِ زائد پیدا کرنے کے مخصوص طریقوں کے مطالعہ سے اس کا پتا چلے گا اور اب ہم اسی کا مطالعہ کریں گے۔

حوالہ جات وحواشی

FOOTNOTES

1۔اس اوسط روزینے کی قدر کا تعین اس بات سے ہوتا ہے کہ مزدور کو "زندہ رہنے، محنت کرنے اور بحال ہونے" کے لئے کیا کچھ درکار ہوتا ہے۔ (Wm. Petty: Political Anatomy of Ireland,"1672, p. 64.) "محن کی قیمت ہمیشہ ضروریات کی قیمت پر تشکیل پاتی ہے... جب بھی...کام کرنے والے آدمی کی اُجرت، اُس کے نچلے درجے اور حالات کے مطابق، بطور ایک کام کرنے والے آدمی کے ایسے کنبے کی معاونت نہ کر سکے، جیسے اُن میں سے اکثر کی قسمت میں یہی ہوتا ہے،" اُس کو مناسب اُجرت نہیں ملتی۔ (J. Vanderlint, l. c., p. 15.)۔"صرف [مزدوری کرنے والا] محن کار جس کے پاس صرف بازو اور اپنی کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، اس وقت تک کوئی چیز حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ اپنی قوتِ محن کو دوسروں کے ہاتھ بیچ نہیں دیتا....۔ ہر قسم کے کام میں اس بات کا ہونا ناممکن نہیں ہوتا، اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہو کر ہی رہتا ہے کہ مزدور کی اُجرت محض ان چیزوں تک محدود ہیں جن سے وہ صرف اپنی بقا ہی حاصل کرسکتا ہے۔" (Turgot, "Reflexions, & c." *Oeuvres,* ed. Daire, t. I, p. 10) "زندگی کے لوازمات کی قیمت درحقیقت محن پیدا کرنے کی لاگت ہوتی ہے۔" (Malthus, "Inquiry into, &c., Rent," London, 1815, p. 48, note.)

2۔"کمالِ صناعی سے مراد کسی مصنوعہ کو کم لوگوں کی مدد سے، یا پہلے کی نسبت کم وقت میں، (بات وہی ہے) تیار کرنے کا ایک نیا طریقہ دریافت کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔" (Galiani, l. c., p. 159.)۔"پیداواری لاگت میں کفائت محض پیداوار میں استعمال ہونے والے محن کی مقدار میں کفائت ہی ہے۔" (Sismondi, *Etudes,* t. I, p.22.)

3۔"فرض کرتے ہیں کہ..... جو مصنوعات .....سرمایہ دار بناتا ہے، مشینری کی ترقی کی وجہ سے دوچند ہو جاتی ہیں....تو وہ اس قابل ہو جائے گا کہ اپنے مزدور کو کُل آمدنی return کے ایک چھوٹے حصے سے لباس مہیا کر سکے....پس اُس کے منافعے میں اضافہ ہو جائے گا۔لیکن کسی دوسرے طریقے سے اس میں فرق نہیں آئے گا۔"

(Ramsay, l. c., pp. 168, 169.)

4۔''ایک آدمی کے نفعے کا دارومدار اس بات پر نہیں ہوتا کہ اُسے کسی دوسرے کے محن کی مصنوعات پر کس حد تک دسترس ہے، بلکہ اس بات پر کہ خود محن پر اس کی کیا دسترس ہے۔ اگر وہ اپنے سامان کو زیادہ قیمت پر بیچ سکتا ہے، جبکہ اس کے مزدور کی اُجرت میں کوئی فرق نہ آئے، تو صاف بات ہے کہ وہ فائدے میں ہے....۔ وہ جو کچھ پیدا کرتا ہے اب اُس کا نسبتاً کم حصہ محن کو متحرک کرنے کے لئے کافی ہے، اور نتیجتاً خود اُس کے لئے ایک بڑا حصہ بچ رہتا ہے۔'' ("Outlines of Pol. Econ."London, 1832, pp. 49, 50.)

5۔''اگر میرا ہمسایہ تھوڑے محن سے زیادہ کام کرتے ہوئے، سستا بیچ سکتا ہے، تو مجھے بھی کوشش کرنی ہوگی کہ اُس کے برابر سستا بیچوں۔ تاکہ تھوڑے افراد سے اور سستا کام کرتا ہوا ہر فن، پیشہ، یا انجن، دوسروں میں ایک ایسی لازمیت اور محرک پیدا کر دیتا ہے، کہ یا وہ اِسی فن، پیشے، یا انجن کو اختیار کر لیں یا اس جیسا کوئی نیا اختراع کر لیں، اور وہ اس مقصد کے لئے کہ ہر آدمی اس قابل ہو جائے کہ کوئی شخص بھی اپنے ہمسائے سے سستا بیچنے کے قابل نہ رہے۔'' ("The Advantages of the East India Trade to England." London, 1720, p. 67.)

6۔''ایک مزدور کے اخراجات چاہے کسی تناسب میں بھی کم ہوں، اُس کی اُجرت اُسی تناسب میں کم ہوگی بشرطیکہ صنعت پر عائد ہونے والی پابندیاں اسی وقت ہٹا لی جائیں۔'' (Considerations Concerning Taking off the Bounty on Corn Exported," &c., London, 1753, p.7) تجارتی نفع خوری اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ غلہ اور دیگر تمام ساز و سامان جس قدر ممکن ہو سستا ہونا چاہیے، کیونکہ جو چیز اسے مہنگا کرتی ہے وہ محن کو بھی مہنگا کرتی ہے...اُن تمام ممالک میں جہاں صنعت پر کوئی پابندی نہیں وہاں چیزوں کی قیمت محن کی قیمت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ اس وقت سستا ہوگا جب زندگی کے لوازمات سستے ہوں گے۔'' (l. c., p. 3.) ''اُجرتوں میں اُسی تناسب میں کمی آئے گی جس میں پیداواری قوتوں میں اضافہ ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ مشینری زندگی کے لوازمات کو سستا کرتی ہے، لیکن یہ مزدور کو بھی سستا کرتی ہے۔''

("A Prize Essay on the Comparative Merits of Competition and Co-operation." London, 1834, p. 27.)

7۔ وہ اس بات پر متفق ہیں کہ کاریگر کی بنائی ہوئی چیز میں سے جو کچھ بھی محن یا مہنگے اخراجات میں سے بچ سکتا ہے، لیکن ساتھ اس [چیز کے معیار کو] نقصان بھی نہ پہنچے، اتنا ہی وہ بچت منافع بخش ہے کیونکہ اس سے ان مصنوعات کی پیداوار کی لاگت میں کمی واقع ہوگی۔ تاہم، ان کا خیال ہے کہ دولت کی پیداوار جو کاریگر کے محن کا نتیجہ ہے، مصنوعہ

کی منڈی کی قدر میں اضافے کا نتیجہ ہے۔ (Quesney: "Dialogues sur le Commerce et les Travaux des Artisan," pp. 188, 189.)

8۔ ''یہ شارحین جو مزدوروں کے محن کے معاملے میں اتنے کنجوس واقع ہوئے ہیں جیسے اُنہیں ان کی اُجرت ادا کرنی پڑتی ہے'' (J. N. Biduat, *Du Monopole Qui s' etablit dans kes arts industriels et le commerce,* Paris, 1828, p. 13.)

''مالک ہمیشہ اس کوشش میں ہوگا کہ وقت اور محن میں کفایت کرے۔'' (Dugald Stewart: Works ed. by Sir W. Hamilton, Edinburg, v., viii., 1855. "Lectures on Polit. Econ.," p. 318.) اُن کا (مراد سرمایہ دار کا) مفاد اس میں ہے کہ مزدور کی جس پیداواری قوت کو وہ استعمال کرتے ہیں، اتنی زیادہ ہونی چاہیے جس قدر ممکن ہو۔ اس قوت کو بڑھانے پر ہی اُن کی توجہ مرکوز ہے اور مکمل طور پر مرکوز ہے۔'' (R Jones: l. c., Lecture III.)

س کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: **امتیاز حسین**، ابن حسن
اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔
hasan@marxists.org